جذباتِ انوار

[انتخابِ کلام]

مولانا ابوالفیض محمد انوار الدین صدیقی قدیری انوار

[حصّہ دوّم]

باہتمام: محمد نجم الدین صدیقی قدیری جانشین حضرت انوار

شائع کردہ

ادارہ تجلّیاتِ کتاب وسنّت

مامن قدیری شاہ گنج حیدرآباد اے پی

Scanned by CamScanner

(۱)

نہ یہ حالِ زار ہوتا نہ یوں بے قرار ہوتا
مرے دِل پہ کاش ظالم مجھے اختیار ہوتا

میں تماشہ گاہِ عالم میں تمہیں کو پوچھتا ہوں
نہ نقاب تم اُلٹتے نہ میں یوں نثار ہوتا

ترے شوق نے کیا ہے تجھے عالم آشکارا
تجھے کون جان سکتا جو تو پردہ دار ہوتا

تری اوٹ بن گیا ہے مرا پردۂ تشخّص
میں جو راز فاش کرتا تو نہ رازدار ہوتا

ترا حسن ایک آفت مرا عشق اِک قیامت
نہ تو برق بن کے گرتا نہ میں شعلہ بار ہوتا

انوارِ سوزِ دل کا ترے راز کون جانے
نہ وہ یوں سلگتا رہتا جو نہ داغ دار ہوتا

Scanned by CamScanner

خدا کے علمِ تفصیلی کا مظہر ذاتِ حضرتؐ ہے
رسولؐ اللہ کی رؤیت میں پنہاں اُس کی رؤیت ہے

خدا نے اپنے ناموں سے کیا موسوم حضرتؐ کو
کسے ذاتِ یگانہ سے نصیب ایسی معیّت ہے

بشر سے مثلیت نورِ خدا کو ہے تو بس اِتنی
کہ اعرابی سے جبریلِ امیں کو جتنی نسبت ہے

مخاطب ہیں کبھی تو کلّمینی یا حمیرہ سے
سوالِ من محمّد ہے کبھی ایسی بھی حالت ہے

رسالت جانبِ خلق اور ولایت جانبِ خالق
یہیں شانِ ولایت برتر از شانِ رسالت ہے

کمالِ عبدیت ہی سے ہوئی معراج جسمانی
چھپی ہر لفظ مازاغ البصر میں کیا غنایت ہے

خدا نے رحمۃ اللعالمین حضرتؐ کو فرمایا
تصدّق آپؐ پر انوار ہے کیا اسکی قسمت ہے

ہم بھی ہیں تیرے او کملی والے / دامن میں اپنے ہم کو چھپا لے
تیرا زمانہ تیری حکومت / عزّت و حرمت دے کملی والے
جاءَ حقّ وَ زھق البَاطِل / کیوں نہ پڑیں پھر باطل کے لالے
صدیق اکبر آجا مدد کو / ہم سب ہیں تیرے نازوں کے پالے
فاروقِ اعظم تلوار چمکا / وقت ہے پھر سے جوہر دکھا لے
عثمان سب کو ہمّت ہے تجھ سے / ہم جو ہیں تیرے تو ہی سنبھالے
شیرِ خدا ہے میدان تیرا / فتح و ظفر کا جھنڈا اڑا لے
حسنین سب کی آنکھوں کے تارے / نانا کی اُمّت کے رکھوالے
دشمن کی بڑھ کر پوری خبر لے / یا غوثِ اعظم بغداد والے
بطلِ المعانی بڑھتا چلا جا / تیری مدد پر ہیں کملی والے
اک بار پھر سے اِنّا فتحنا / او حق کے پیارے اُمّت والے
جو تجھ کو دیکھے حق ہی کو دیکھے / صورت دِکھا دے او کملی والے

انوار تیرا تیرے لئے ہے
خاکِ کفِ پا اپنی بنا لے

۴

ہم غیر سے آنکھ اپنی لڑایا نہیں کرتے ؛ اِس نرگسِ مازاغ کو رسوا نہیں کرتے

رہتے ہیں فنا جلوۂ محبوب میں ایسے ؛ دیوانے کبھی اُس کی تمنّا نہیں کرتے

عاشق وہی، معشوق وہی، عشق وہی ہے ؛ اربابِ نظر غیر کو پایا نہیں کرتے

اللہ کے بندوں کو نہیں کام کسی سے ؛ وہ اس کے سوا اور کی پوجا نہیں کرتے

سر جن کا جھکا رہتا ہے تقدیر کے آگے ؛ راضی بہ رضا رہتے ہیں شکوہ نہیں کرتے

محبوبِ خدا حق سے ملا دیجیے ہم کو ؛ ہم اس کے سوا آپ سے مانگا نہیں کرتے

ہیں طورِ تجلّی کے یہ پروانے بہ شعلہ ؛ عاقل کبھی اس آگ سے کھیلا نہیں کرتے

محبوبِ خدا ساتھ ہیں انوار ہمارے

رسوائی ہماری وہ گوارا نہیں کرتے

۵

میں اُمّتی نبی کا ہوں شیدا حسین کا

کافی ہے دو جہاں میں وسیلا حسین کا

راضی رضائے حق پہ رہے سر کٹا دیا

لاکھوں ستم تھے اور گھرانا حسین کا

صبر و رضا کی منزلیں طے ہو گئیں تمام

صدہا الم تھے ایک کلیجا حسین کا

الفت جو رنگ لائے تصوّر اگر دکھائے

دیکھوں ہر ایک شئے میں تماشا حسین کا

شبّیر کے طفیل میں اللہ بخش دے

مجھ کو رضائے حق ملے صدقہ حسین کا

دم نکلے میرا آپ کا دیدار دیکھ کر

آنکھوں میں میری ہو قدِ رعنا حسین کا

انوار میں ہوں پنجتنِ پاک پر نثار

سر میں سما گیا ہے وہ سودا حسین کا

Scanned by CamScanner

ترے جلووں کی ہے اللہ اکبر کیا فراوانی — تماشائی ترے ہیں غوثِ اعظم غرقِ حیرانی
بچانا ڈوبنے سے ناؤ میری غوثِ صمدانی — نہ ہونے پائے یہ غرقِ حوادث ہائے طوفانی
حجابِ غیریت اٹھے تقربِ حق کا ہو حاصل — پڑے یہ تو تمہارا مجھ پہ ایسا غوثِ صمدانی
ملے ترکِ ارادہ اور بے خواہش جیوں شاہا — کرم ہو آپ کا مجھ کو ملیں احکامِ ربانی
بلادُ اللہِ ملکی تحتَ حکمی ہے ترا فرماں — مرے مالک مرے آقا تجھے زیبا جہاں بانی
فریبِ نفس و شیطاں کا اثر اس پر نہیں ہوتا — رہا ہے سایہ فگن جس پہ لوائے ظلِ سبحانی
سراپا عکس ہیں خواجہ جمالِ غوثِ اعظم کا — وہی صورت وہی سیرت وہی ہے قربِ ربانی
فقیری میں حضرت کا ہے یہ مختصر شجرہ — رسول اللہ غوثِ پاک عبدالقادرِ ثانی

عطا کر دولتِ علم و یقیں انوار کو یارب
بحقِ عبدِ قادر محیِ دیں محبوبِ سبحانی

تو وہ محبوب ہے اللہ کا پیارے خواجہ — جمگھٹا خلق کا ہے تیرے دوارے خواجہ
ہے پرے عرش سے لاریب رسائی تیری — تیرے دیدار میں ہیں حق کے نظارے خواجہ
آپ کے عشق میں ہے عشقِ نبی عشقِ خدا — جیتے ہیں عشق و محبت میں تمہارے خواجہ
مظہرِ نورِ خدا منبعِ اوصافِ کمال — مل گیا تو مجھے تقدیر سے پیارے خواجہ
دینِ اسلام کی ہے ہند میں رونق تجھ سے — تیرا اقبال سلامت رہے پیارے خواجہ
اٹھو اب قبر سے اے خواجۂ اعظم اٹھو — ہیں مسلمانوں کے گردش میں ستارے خواجہ
دیکھ کس حال میں ہیں نازوں کے پالے تیرے — نگھرے ندرے ہیں مصیبت کے ہیں مارے خواجہ
جوشِ رحمت کا دکھا حق ہے ولایت تیری — آئے ہیں در پہ ترے آس کے مارے خواجہ

منبعِ جود و سخا دستِ عطا اپنا بڑھا
آیا انوار ہے اب تیرے دوارے خواجہ

Scanned by CamScanner

جمالِ وحسنِ محبوبی دکھانا میرے خواجہ کا

خدا سے ہے مِلانے کا بہانہ میرے خواجہ کا
کھنچ آئے ہیں حسینانِ جہاں سب انکے دامن میں

قیامت ڈھا گیا صورت دِکھانا میرے خواجہ کا
خدا نے اپنے ہاتھوں سے بنائی آپ کی صورت

فدا ہے دیکھ کر سارا زمانہ میرے خواجہ کا
خدائے پاک کے دیکھوں تماشے آپ کو پا کر

بنا یارب مجھے آئینہ خانہ میرے خواجہ کا
چلے حکمِ خدا پر اور چلایا دوسروں کو بھی

بتا سکتا نہیں ثانی زمانہ میرے خواجہ کا
سخاوت لاکھ ہو اس میں کمی ہونے نہیں پاتی

سدا بھرپور رہتا ہے خزانہ میرے خواجہ کا
چلے آتے ہیں لے انوار کھنچ کر اہلِ دل سارے
کچھ ایسی شان کا ہے آستانہ میرے خواجہ کا

▲▲

حیاتِ جاوداں ہے حق نمائی میرے خواجہ کی
سمجھ میں کس کی شانِ عظمت آئی میرے خواجہ کی
تجلّی حق تعالیٰ کی سمجھ کر اُن کو دیکھا ہے
کوئی حسرت سے پوچھے دلِ ربائی میرے خواجہ کی
مکینِ لامکاں ہیں عرش بھی ہے رہ گزر جن کا
پرے ہے سب کی عقلوں سے رسائی میرے خواجہ کی
جہاں خواجہ وہاں حسرت جہاں حسرت وہاں خواجہ
محبت کیا کہوں کیا رنگ لائی میرے خواجہ کی
ہیں مہرِ معرفت جانِ جہانِ عبدیت حضرت
ثناء خواں کیوں نہ ہو ساری خدائی میرے خواجہ کی
تمہاری ہے طبیعت مولوی میری طبیعت پر
مریدوں میں یہ فطرت کس نے پائی میرے خواجہ کی
ہوئے دریائے وحدت میں جو حسرت ڈوب کر غائب
مسیحائی انھیں پھر کھینچ لائی میرے خواجہ کی
یہ اہلِ بیت ہیں دے کر کبھی واپس نہیں لیتے
عجب داد و دہش ورثہ میں آئی میرے خواجہ کی
غلاموں کی مدد کو آ گئے حسرت کی صورت میں
تڑپ کر جب انھوں نے دی دہائی میرے خواجہ کی
رسول اللہ کا چہرہ نہ بھولوں میں کبھی یارب
دعائی میرے حسرت کی دہائی میرے خواجہ کی
ملی ہے دولتِ عرفان لے انوار کیا کہیئے
مقدر سے ملی مجھ کو گدائی میرے خواجہ کی

Scanned by CamScanner

نظر آتے ہیں جلوے مصطفےٰ کے تیرے درشن میں
خدا بھی دیکھتا ہے خود کو حسرت تیرے درپن میں

جمی رہتی ہیں نظریں اہلِ دل کی تیرے ہی رُخ پر
کہ منشائے الٰہی اب ہے پنہاں تیری چتون میں

خدا کا مصطفےٰ کا مرتضیٰ کا غوثِ اعظم کا
نظر آتا ہے ہر جلوہ تمہارے روئے روشن میں

محمد مصطفےٰ کی شانِ قاسم تجھ سے ہے ظاہر
خدائی پل رہی ہے زیرِ سایہ تیرے دامن میں

خدا میرا نبی میرے محبانِ خدا میرے
بہار آئی ہے تیرے دم سے حسرت میرے جیون میں

مٹا ڈالو نشاں میرا نشانِ بے نشاں کر دو
تماشہ دیکھتے کیا ہو لگا دو آگ تن من میں

خدا کے فضل سے ایسا ملا ہے ملجاء و ماویٰ
جو سارے روسیاہوں کو چھپا لیتا ہے دامن میں

سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ یہ کیسا معمہ ہے
کہ بے پردہ جو پنہاں ہے نمایاں ہے وہ چلمن میں

سرور و کیفِ رنگ و بو سے کیوں انوار بیخود ہے
الٰہی پردۂ گل میں ہے کس کی دید گلشن میں

شاہ عبد القدیر عرشِ مقام
بندۂ ذو الجلال والاکرام

سامنے آئے گی یہی صورت
لے کے دیکھے کوئی خدا کا نام

اپنے رب کا مجھے خیال آیا
لے لیا میں نے جب تمہارا نام

تیرا دیدار جو نصیب ہوا
اس سے بڑھ کر نہیں کوئی انعام

ربِ احمد کے ہو محلّ نظر
تجھ سے قائم ہے اس جہاں کا نظام

سارے عالم کا ایک اِک ذرّہ
پا رہا ہے وجود تجھ سے مدام

نت نیا روپ نت نئے انداز
ہر جگہ ہے ترا جدا ہی نام

سارے عالم کا تو کھویّا ہے
تیرا سایہ رہا ہے سروں پہ مدام

عاصیوں کو لیا ہے دامن میں
نائبِ مصطفےٰ شفیعِ انام

وقتِ آخر رہے نگاہِ کرم
ساتھ تیرے رہا ہے یہ تیرا غلام

روئے روشن سے اپنے روشن کر
تیرا انوار ہے اسیرِ ظلام

Scanned by CamScanner

کیا پوچھنا ہے حضرت عبد القدیر کا
آئینہ بن چکے ہیں سراجِ منیر کا

یہ روپ یہ سروپ جو ہے اس فقیر کا
مرہونِ چشمِ ناز ہے نبیوں کے میر کا

بحر العلوم آپ ہیں کامل فقیر ہیں
نقشہ کھنچا ہے ہو بہو پیرانِ پیر کا

تقویٰ لباس آپ کا عفت ازار ہے
ایمان تاجِ سر ہے شہِ بے نظیر کا

خواجہ میاں کا آپ خزانہ ہیں سیدی
خالی کہیں رہے نہ یہ دامن فقیر کا

کیا موت کیسی موت کیسے موت آئے گی
مارا ہوا ہوں ان کی نگاہوں کے تیر کا

انوار آپ کا ہے فقط آپ ہی کا ہے
رکھیئے خیال ہر جگہ اپنے اسیر کا

مرا سرمایۂ نازش یہی ہے
کہ حسرت ہی سے میری زندگی ہے

محبت آنکھ میں لب پر تبسم
عجب انداز کی یہ دلبری ہے

تجلّی اس کی ہے ہر سو نمایاں
وہ صورت آج بھی تڑپا رہی ہے

برآمد آج بھی ہے شاہِ خوباں
نئے انداز سے جلوہ گری ہے

ہیں ہم وارفتگانِ روئے حسرت
بہت اونچا مذاقِ عاشقی ہے

جسے دیکھا ہوا دیوانہ اُس کا
غلام اُن کا وہ قسمت کا دھنی ہے

تری نس نس میں ہے اُن کی محبت
تجھے انوار کس شئے کی کمی ہے

Scanned by CamScanner

بن جاؤں میں بھی حسرت ایسا تیری گلی میں
سب کو ہو مجھ پہ تیرا دھوکا تیری گلی میں

تیرے یقین کا پرتو مجھ پر پڑے کچھ ایسا
محسوس حق ہی حق ہو ہر جا تیری گلی میں

اپنی نظر کا میری آنکھوں میں نور بھر دے
تجھ ہی سے تجھ کو دیکھوں شاہا تیری گلی میں

عقل و خرد سے باہر ہے شان تیری حسرت
ہر اک محوِ حیرت پایا تیری گلی میں

ہر آن اک نیا رنگ ہر روپ میں نیا ڈھنگ
یہ رنگ ڈھنگ تیرا دیکھا تیری گلی میں

ناز و ادا و شوخی، آہ و فغاں و نالہ
ہر طرح کا تماشہ دیکھا تیری گلی میں

جو کچھ گذر رہی ہے ہم پر گذر رہی ہے
مر مر کے جی رہے ہیں آقا تیری گلی میں

سینے میں عاشقوں کے شعلے بھڑک رہے ہیں
کچھ دل لگی نہیں ہے۔ جینا تیری گلی میں

انوار پر کرم کر شایانِ شان تیرے
تیرا گدائے ادنیٰ آیا تیری گلی میں

لے لے کے نام تیرا پی پی کے جام تیرا ؛ عالم پہ چھا رہا ہے حسرت غلام تیرا
تیرا گدا کو حاصل ہے ایسی کج کلاہی ؛ عقل خرد سے بالا ادنیٰ غلام تیرا
عرشِ بریں سے آگے ملتی ہے راہ اس کو ؛ جس نے پیا ہے حسرت عرفاں کا جام تیرا
اللہ نے اپنی قربت تیری لقا سے بخشی ؛ اس کی خبر ہے تجھ کو کیا ہے مقام تیرا
مستی نواز آنکھیں ہر رخ سے تیری جھانکیں ؛ اک میکدہ ہے حسرت اک اک غلام تیرا
ارض و سماء میں اسکی اک دھوم مچ رہی ہے ؛ فتنہ گرِ جہاں ہے بے شک غلام تیرا
رندوں کی مست آنکھیں توحید کے پیالے ؛ کیا رنگ لا رہا ہے اک ایک جام تیرا
جلوت سے اٹھ کے کوئی خلوت میں آکے دیکھے ؛ ہے کارگاہِ عالم میں انتظام تیرا
تو ہے خدا کا سایہ سب تیرے زیرِ سایہ ؛ سایہ رہے سروں پہ حسرت مدام تیرا
صورت ہو تیری صورت سیرت ہو تیری سیرت ؛ اللہ بنائے ایسا قائم مقام تیرا
حسنِ ازل جھلکتا دیکھا ہے میں نے تجھ میں ؛ فانوسِ شمع کر دے میں ہوں غلام تیرا

انوار تیرا نکھرے انوار تیرا چمکے
روشن کرے جہاں کو حسرت غلام تیرا

Scanned by CamScanner

تو مرا ہے تو مرا سارا یہ میخانہ تیرا

مجھ کو ہی پیہم پلانے کو ہے پیمانہ تیرا

روبرو تیرے مجھے جو دیکھتا ہے دنگ ہے
آج تک مشہور تھا میں ننگِ میخانہ تیرا

پا رہا ہوں تجھ سے ساقی ساقیٔ کوثر کا فیض
اپنے ہاتھوں سے بلا آباد میخانہ تیرا

یہ ہے میخانہ تیرا اور تیرے ہیں میخوار سب
یاں بیگانہ کوئی ہے اور کون بیگانہ تیرا

خاک ہے یہ رِند کی ضائع نہ ہو بادہ فروش
میری مٹی کام آئے بنکے پیمانہ تیرا

جان کی بازی لگانا کام کچھ آساں نہیں
جان سے گزرا اگر کوئی تو دیوانہ تیرا

دیکھ کر سرکارؐ کو محشر میں حسرت تیرے ساتھ
جھوم اٹھے کیوں نہ حسرت سارا میخانہ تیرا

میرا آقا مرا والی مرا مولا ہوگا

کون تیرے سوا ہر حال میں میرا ہوگا

تو ہے کامل مجھے ہر رنگ میں کامل کر دے
ورنہ ناقص کا ہر اک کام ادھورا ہوگا

نیستی ہی سے ہوا میرا ظہورِ ہستی
کس نے سمجھا تھا کہ اس طرح تماشہ ہوگا

جان پیاری تھی مگر تیری تھی تجھ کو دے دی
یہ نہ سوچا تھا کبھی ہم نے کہ پھر کیا ہوگا

تیرے قیدی ہیں تیرے زلف کے پروردہ ہیں
سایۂ زلف ہی میں حشر ہمارا ہوگا

دونوں عالم میں مری جا ہے تیرے قدموں میں
تو جہاں ہوگا تیرے ساتھ یہ سایہ ہوگا

تیری صورت میں یہاں ہم نے جو جلوہ دیکھا
کیا قیامت میں کسی اور کا جلوہ ہوگا

اپنے آولا کی کل حشر میں عزت رکھ لے
ایسے رسواء کو تو دامن میں چھپانا ہوگا

Scanned by CamScanner

سدا نقش ہر آن مرے گر خادم قرآں ہو جائے
پھر تو یہ ذرّہ بھی خورشید بداماں ہو جائے
بے نشانی میں مری تو ہی نمایاں ہو جائے
دیکھنے والا میرا تیرا ثنا خواں ہو جائے
ابھی خورشیدِ حقیقت جو درخشاں ہو جائے
میرا سایہ بھی میرے ساتھ ہی پنہاں ہو جائے
میری ہستی کا مٹا نام ونشاں اے حسرت
اپنے پروردہ پہ اک اور یہ احساں ہو جائے
دل میں الفت ہو تیری آنکھوں میں صورت تیری
مغفرت کا تری سرکار سے ساماں ہو جائے
کیوں گراں جانی ہو اتوار یہ وقتِ آخر
آپ تشریف اگر لائیں تو آساں ہو جائے

حسن والوں کا بٹتا ہے صدقہ یہاں
لوگ اس در سے بے فیض جاتے نہیں
اپنی آنکھوں میں ہے اِن کا نورِ بصر
غیر کو ان کے خاطر میں لاتے نہیں
ربِّ احمد کے ہیں یہ تجلّیٔ نظر
اِن کے وابستہ بھولے سماتے نہیں
شاہِ کون ومکاں اِن میں ہیں جلوہ گر
اِن کو پاتے ہیں جو اِن کو پاتے نہیں
لن ترانی ہی ایسوں کی قسمت میں ہے
اپنا پر نظر جو جماتے نہیں
کُلّ یومٍ سے ثابت ہوا ارتقاء
ہم تنزّل کے دھوکے میں آتے نہیں
موت کو جب سے سمجھا ہے پل وصل کا
مطمئن ہو گئے خوف کھاتے نہیں

Scanned by CamScanner

میرے حسرت کا کون ثانی ہے
غوث اعظم کی اک نشانی ہے

ربِّ احمد کے ہیں محلِ نظر
ان کی عالم پہ حکمرانی ہے

ساری دنیا سے مجھکو کیا مطلب
یار باقی تمام فانی ہے

یار جس کا ہے اس کا کیا کہنا
زندگی اس کی جاودانی ہے

روئے حسرت میں روئے احمد ہو
حشر میں شکل یوں دکھانی ہے

یاد آتی ہے ہم کو حسرت کی
ہر مرید اُنکی اک نشانی ہے

کوئے حسرت کی خاک ہے انوار
حق تعالیٰ کی مہربانی ہے

لیا سب نے درسِ عرفان تیرے صدق کی زبان سے
ہے جہاں نے فیض پایا اِسی بحر بیکراں سے

مجھے جو بھی کچھ ملا ہے۔ مجھے جو بھی کچھ ملے گا
تیرے دستِ حق نشاں سے تیرے فیض جاوداں سے

تیرے عشق کا تصدّق تیرے حسن کا اتارا
تیرے عاشقوں کو ملتا ہے خدائے دو جہاں سے

مجھے تیری جستجو ہے۔ مجھے تیری آرزو ہے
مجھے کام ہے فقط ایک میری سوزشِ نہاں سے

تو ہے نور مصطفیٰ کا ہے تجھی سے تیرا انوار
مجھے جگمگا دے حسرت تیرے روئے ضوفشاں سے

شاہی تخت اور سر پہ تاج　　بیٹھے ہیں دیکھو جگ مہاراج
نازاں ہوگا روزِ قیامت　　جس نے دیکھا ان کو آج
روادی کا مظہر ہے حسرت　　قدموں میں جنکے شاہوں کے تاج
مشکلکشا ہو بگڑی بنادو　　اے غوثِ اعظم تیرا ہے راج
اپنا صدقہ کچھ دلوا دے　　جشنِ ولادت تیرا ہے آج
دے کر مجھ کو بے موت مارا　　دردِ محبت اور لاعلاج
میں روگی ہوں تو دید گیانی　　کر دے حسرت میرا علاج

انوار تیرا در پر پڑا ہے
رکھ لے حسرت اسکی لاج

شاہ عبدالقدیر بندہ نواز
مرشدِ بے نظیر بندہ نواز
تم میں خوبو ہے سب محمدؐ کی
مرأۃِ بے نظیر بندہ نواز
تم کو لینگے تم ہی سے ہم لینگے
ہم ہیں ایسے فقیر بندہ نواز
ہم قدیری ہیں اس پہ نازاں ہیں
کہ ہے عبدالقدیر بندہ نواز
رہے انوار موردِ الطاف
تیرے در کا فقیر بندہ نواز

Scanned by CamScanner

میرے بنے کی بات نہ پوچھو میرا اپنا ہریالا ہے
ساری خدائی اس کی فدائی جو دیکھا متوالا ہے
اللہ نبی سے ہار کے جیتا کیسا قسمت والا ہے
روپ بدل کر ساتھ ہے سب کے ہر جا رنگ نرالا ہے
عرش بریں کیا فرشِ زمیں کیا ہر جا جلوہ فرما ہے
کیا کہنا ہے میرے بنے کا عقل و فرد سے بالا ہے
صورت ایسی ماشاءاللہ سیرت ایسی سبحان اللہ
صلِّ علیٰ کا شور بپا ہے۔ گویا کملی والا ہے
جیسا مظہر ویسا مظہر بندۂ قادر عبد القادر
چشم زدن میں بدلے مقدر ایسی قدرت والا ہے
غوثِ زماں ہے جانِ جہاں ہے اسکے جیسا کوئی کہاں ہے
اس کا دامن جس کو ملا ہے بے شک قسمت والا ہے
کیا سمجھا انوار کو تم نے جانا جس نے جانا ہے
دامن میں لے کر حسرت نے نازوں سے اسکو پالا ہے

اک پری رو جلوہ فرما ہو گیا
دل کے اس کعبہ میں یہ کیا ہو گیا

اُن کی صورت اللہ اللہ کیا کہوں
جس نے دیکھا سر بسجدہ ہو گیا

کھو کے یکتائی میں اُس کے حسن کی
بزم میں عاشق یگانہ ہو گیا

اب دلِ مضطر کا حافظ ہے خدا
سامنا اُس کا ہمارا ہو گیا

اُن کی خاطر جو ہمیں منظور ہے
ہر الم ہر غم گوارا ہو گیا

آئی کیا خوشبوئے زلفِ عنبریں
مرنے والا پھر سے زندہ ہو گیا

جگمگا اٹھا جو داغِ عشقِ یار
قبر میں اپنی اُجالا ہو گیا

آنکھ میں آنسو لبوں پہ آہ سرد
تجھ کو اے انوار یہ کیا ہو گیا

Scanned by CamScanner

سرکار دوڑ دو تشریف لاؤ
اک بار آؤ نا ترساؤ

جو کچھ ہوا سو اس کی توبہ
توبہ توبہ سو بار توبہ
آئندہ کا کرتی ہوں وعدہ
اک بار آؤ نا ترساؤ
سرکار دوڑ دو تشریف لاؤ

اپنے سے میں کچھ نہ کرونگی
تمرے کہے پر اب میں چلونگی
تم جو چاہو ویسا کرونگی
اک بار آؤ نا ترساؤ
سرکار دوڑ دو تشریف لاؤ

مجھ کو تم نے اپنا کہا تھا
دامن میں لے کر اپنا کیا تھا
احسان مجھ پر کیا کیا کیا تھا
اک بار آؤ نا ترساؤ
سرکار دوڑ دو تشریف لاؤ

خواجہ میاں کا غوث الوریٰ کا
مشکلکشاء کا نور خدا کا
واسطہ تم کو رب العلیٰ کا
اک بار آؤ نا ترساؤ
سرکار دوڑ دو تشریف لاؤ

صورت دکھاؤ من کو لبھاؤ
پیارے نبی کا درشن کراؤ
مست اور بیخود پھر سے بناؤ
اک بار آؤ نا ترساؤ
سرکار دوڑ دو تشریف لاؤ

حسرت میں ہوں تمری پجارن
تم پر واروں اپنا جیون
ترس رہی ہوں دے دو درشن
اک بار آؤ نا ترساؤ
سرکار دوڑ دو تشریف لاؤ

تم کو دیکھوں تم کو پاؤں
چھوڑ کے تم کو میں کد جاؤں
میں ہوں حسرت تمری چھاؤں
اک بار آؤ نا ترساؤ
سرکار دوڑ دو تشریف لاؤ

حسرت تمرے میں بلہاری
صورت پیاری سیرت پیاری
انوار کہلاتی ہے تمہاری
اک بار آؤ نا ترساؤ
سرکار دوڑ دو تشریف لاؤ

Scanned by CamScanner